معاشرتی علوم
ضلع بدین
تیسری جماعت کے لیے
سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، حیدرآباد

معاشرتی علوم

ضلع بدین

تیسری جماعت کے لیے

برائے:
سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، حیدرآباد

پبلشرز:
شیخ غلام علی اینڈ سنز اردو بازار چھوٹکی گھٹی حیدرآباد

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	تعداد اشاعت	قیمت
فروری ۱۹۸۴ء	اوّل	۲۰۰۰	

تیار کردہ : سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، حیدرآباد سندھ

منظور کردہ : محکمۂ تعلیم صوبۂ سندھ بطور واحد نصابی کتاب

برائے مدارس ضلع بدین۔

مصنف و مدیر

ڈاکٹر سید محمد صالح شاہ بخاری

مطبوعہ : بنو گرین پرنٹرز صدر حیدرآباد

فہرست

نقشۂ پاکستان
انتظامی
صوبائی حدود
روس
چین
افغانستان
کشمیر
صوبہ سرحد
پشاور
اسلام آباد
دریائے جہلم
دریائے چناب
دریائے راوی
دریائے ستلج
دریائے سندھ
صوبہ پنجاب
لاہور
کوئٹہ
صوبہ بلوچستان
ایران
بھارت
سکھر
صوبہ سندھ
حیدرآباد
کراچی
بحیرۂ عرب
شمال
مشرق
مغرب
جنوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

ہمارا وطن

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ہمارا پیارا وطن پاکستان قائم ہوا ہے۔ ہمارے وطن کے بانی قائد اعظم محمد علی جناحؒ تھے۔

ہمارا وطن سرسبز و شاداب ہے۔ اس کے دریا اور وادیاں خوب صورت اور دلکش ہیں۔ ہمارے وطن کے لوگ محنتی اور جفاکش ہیں۔ غلّہ اُگانا، کارخانوں میں کام کرنا اور علم حاصل کرنا ہمارے مشاغل ہیں۔

ہمارے پیارے وطن پاکستان کے چار صوبے ہیں۔

(۱) سندھ۔ (۲) پنجاب۔ (۳) سرحد اور (۴) بلوچستان۔

ہر صوبے کو ڈویژنوں، ضلعوں اور تحصیلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہمارا ضلع حیدرآباد ڈویژن میں ہے۔

ہمارے پیارے وطن پاکستان کے بیچ میں دریائے سندھ بہتا ہے۔ اس دریا کے پانی سے ہمارا پورا ملک سرسبز و شاداب ہے۔

ہم سب کا فرض ہے کہ علم حاصل کریں، محنت کر کے اپنے پیارے وطن کو خوب ترقی دیں۔ اس کو خوش حال بنائیں اور اس کی حفاظت کے لیے دِن رات کوشش کریں۔

نقشہ صوبۂ سندھ
علامات
شمال
جنوب
مشرق
مغرب
بلوچستان
پنجاب
بھارت
بحیرۂ عرب
رن کچھ
جیکب آباد
شہدادکوٹ
لاڑکانہ
نصیر آباد
ضلع خیرپور
ضلع سانگھڑ
نواب شاہ
حیدرآباد
تھرپارکر
کراچی

دوسرا باب

ہمارا ضلع

یہ صوبۂ سندھ کا نقشہ ہے۔ اس میں سندھ کے تمام ضلعے دکھائے گئے ہیں۔ جس حصّے میں کالی لکیریں نظر آرہی ہیں وہ ہمارا بدین ضلع ہے۔ نقشے کے اوپر والے کونے میں جو تیر کا نشان ہے وہ سمتیں بتانے کے لیے ہے۔ تیر کے اوپر شمال، نیچے جنوب، دائیں طرف مغرب اور بائیں طرف مشرق لکھا ہوا ہے۔ نقشے میں بھی سمتیں اسی طرح ہوتی ہیں۔

بدین ضلعے کے شمال میں حیدرآباد اور جنوب میں رن کچھ ہے۔ مغرب کی طرف ضلع ٹھٹہ اور دریائے سندھ ہیں۔ مشرق کی طرف ضلع تھرپارکر ہے۔

ضلعے کی زمین

دوسرے صفحے پر ضلع بدین کا نقشہ ہے۔ اس ضلعے کا زیادہ تر حصّہ نشیبی ہے اس لئے "لاڑ" کہلاتا ہے۔ لاڑ کی زمین شوریلی یعنی کلر والی ہے۔ البتہ تحصیل ماتلی کی کچھ زمین سخت اور ہموار ہے۔ اسے "پکے" کی زمین کہتے ہیں۔ نقشے میں جس حصّے کو ہرے رنگ میں دکھایا گیا ہے وہ لاڑ کا علاقہ ہے اور جس حصّے میں پیلا رنگ ہے وہ پکّا کہلاتا ہے۔ زمین کے ان تمام حصّوں کو قدرتی یا طبعی حصّے کہا جاتا ہے۔

تیسرا باب

قدرتی وسائل

آب و ہوا

یہ سال کے چاروں موسموں کا چارٹ ہے۔ سبز رنگ بہار کے موسم کی نشانی ہے ، لال رنگ گرمی کے موسم، پیلا رنگ خزاں کے موسم اور گلابی رنگ جاڑے کے موسم کی نشانی ہے۔

بہار میں موسم بڑا پیارا ہوتا ہے۔ گرمیوں کے موسم میں گرمی بڑھ جاتی ہے۔ خزاں میں موسم خراب ہوتا ہے۔ اس میں موسمی یا فصلی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ سردی کے موسم میں سردی زیادہ ہوتی ہے۔ اس طرح پورے سال کے چاروں موسموں کی تبدیلی کو آب و ہوا کہا جاتا ہے۔

بدین ضلعے کی آب و ہوا سردیوں میں سرد اور گرمیوں میں گرم ہوتی ہے لیکن لاڑ کے علاقے کی آب و ہوا بحیرۂ عرب قریب ہونے کی وجہ سے مرطوب رہتی ہے۔ اس لیے گرمیوں میں اس علاقے میں گرمی اتنی شدید نہیں ہوتی جتنی اس ضلعے کے اُوپر والے حصّے میں ہوتی ہے۔ یہی حال سردیوں کا بھی ہے۔

جنگلات

جنگلات زیادہ تر دریا کے کنارے ہوتے ہیں۔ جنگلوں میں مختلف قسم کے درخت ہوتے ہیں۔ مثلاً نیم، کیکر، باہن، شیشم وغیرہ۔ محکمۂ جنگلات ان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

جنگل کی لکڑی سے گھروں کے دروازے، کھڑکیاں، پلنگ، صوفہ سیٹ، میز، کرسیاں اور دوسرا سامان تیار کیا جاتا ہے۔

جنگل کی لکڑی سے کوئلہ بھی بنایا جاتا ہے۔ جنگلات سے گوند ، لاکھ اور شہد کافی مقدار میں ملتا ہے۔ ان جنگلوں میں لوگ اپنے مویشی بھی چراتے ہیں۔

نقشہ ضلع بدین

قدرتی یا طبعی حصے۔

شمال
مغرب
مشرق
جنوب

تحصیل ماتلی
پکا
ماتلی
ضلع حیدرآباد
ضلع تھرپارکر
تحصیل ٹنڈو باگو
ٹنڈو باگو
تحصیل گولارچی
گولارچی
بدین
کلر والی زمین
تحصیل بدین
ضلع ٹھٹھہ
ضلع تھرپارکر
رن کچھ

علامتیں
ضلع کی حد
تحصیل کی حد
پکا
لاڑ

موسم کا چارٹ

سردی
۱ نومبر سے ۱۵ فروری تک
بہار
۱۶ فروری سے ۱۵ اپریل تک
خزاں
۱۶ ستمبر سے ۳۱ اکتوبر تک
گرمی
۱۶ اپریل سے ۱۵ ستمبر تک
جنوری
فروری
مارچ
اپریل
مئی
جون
جولائی
اگست
ستمبر
اکتوبر
نومبر
دسمبر
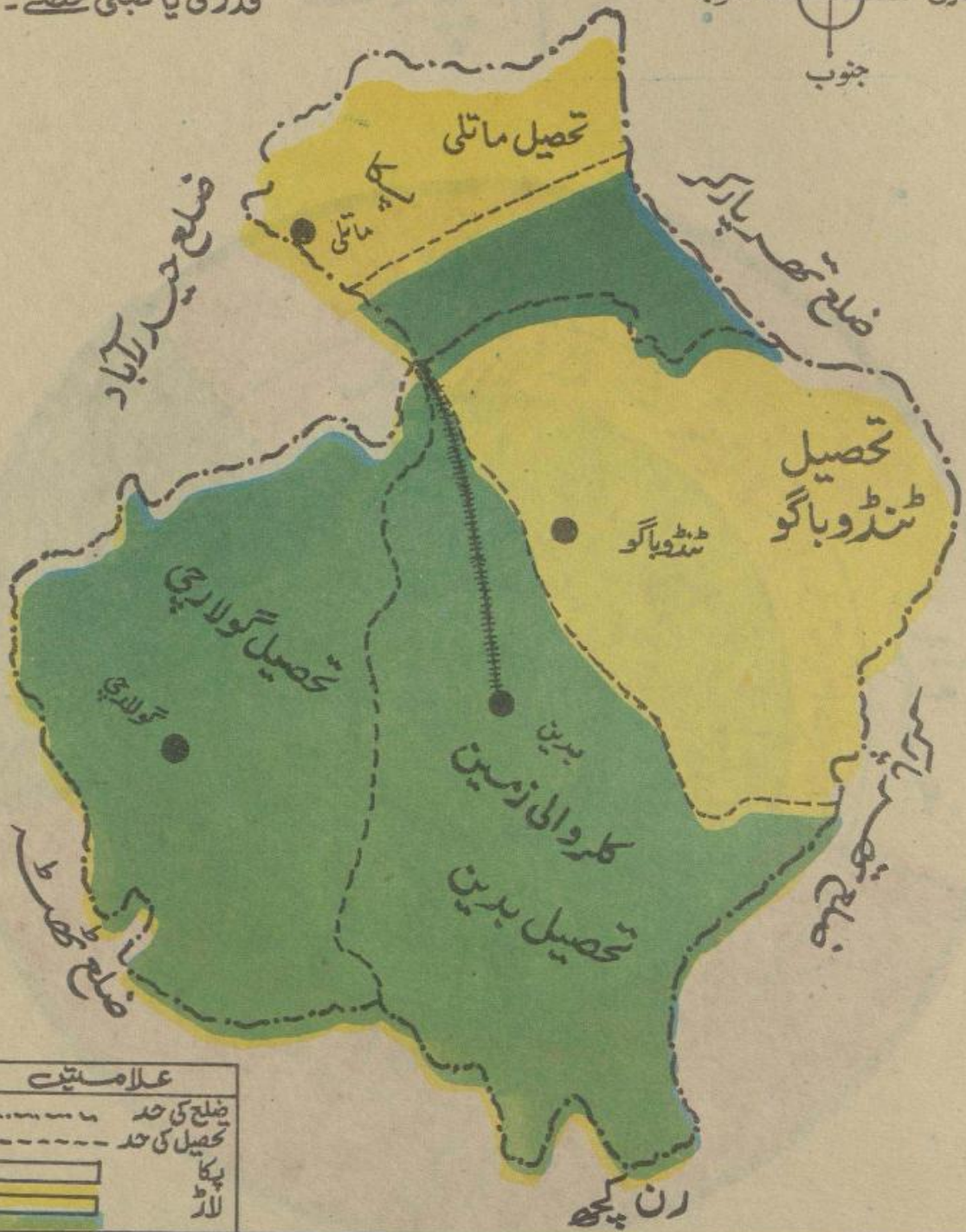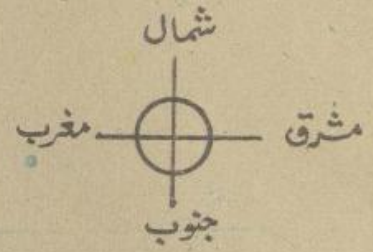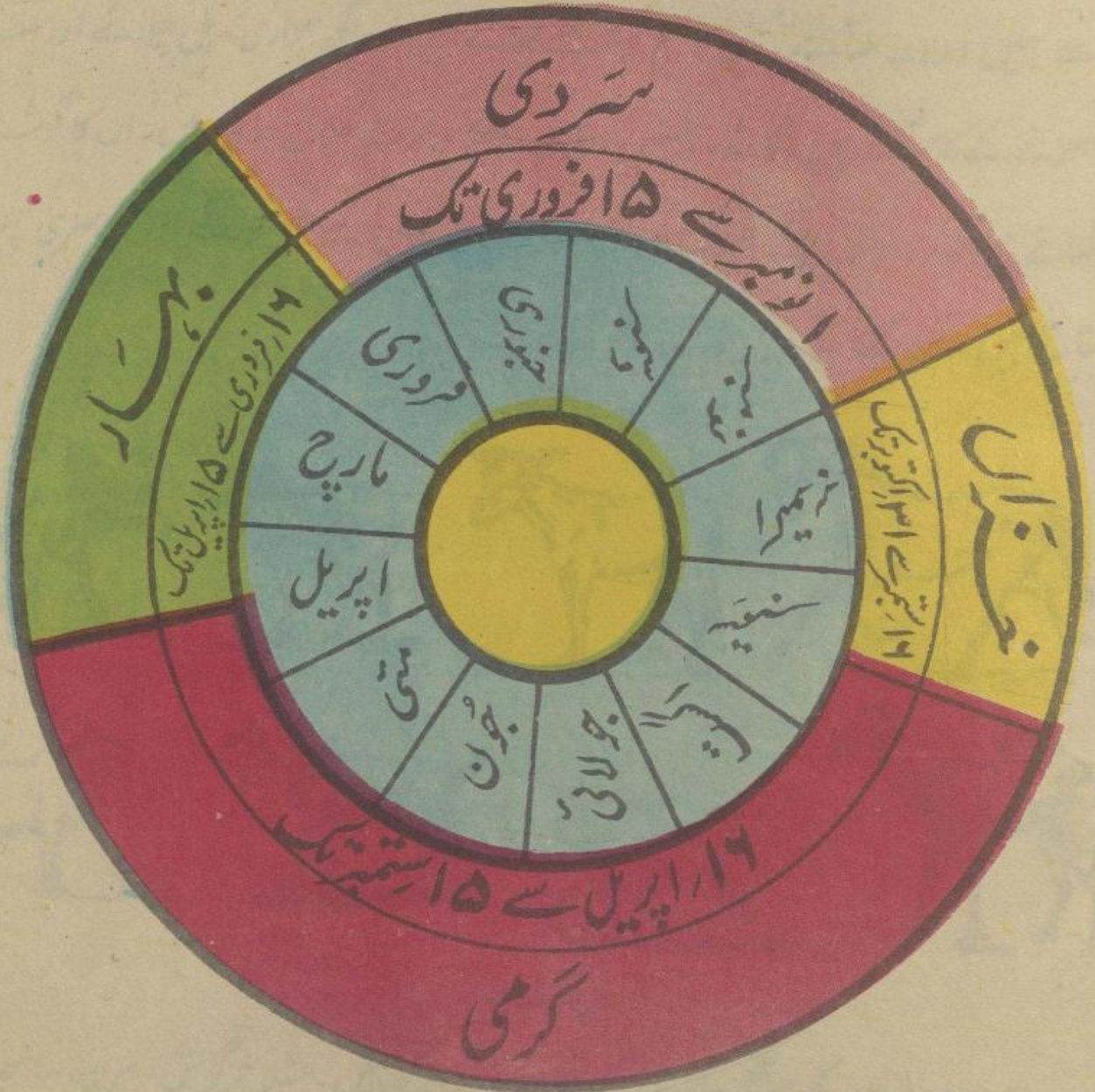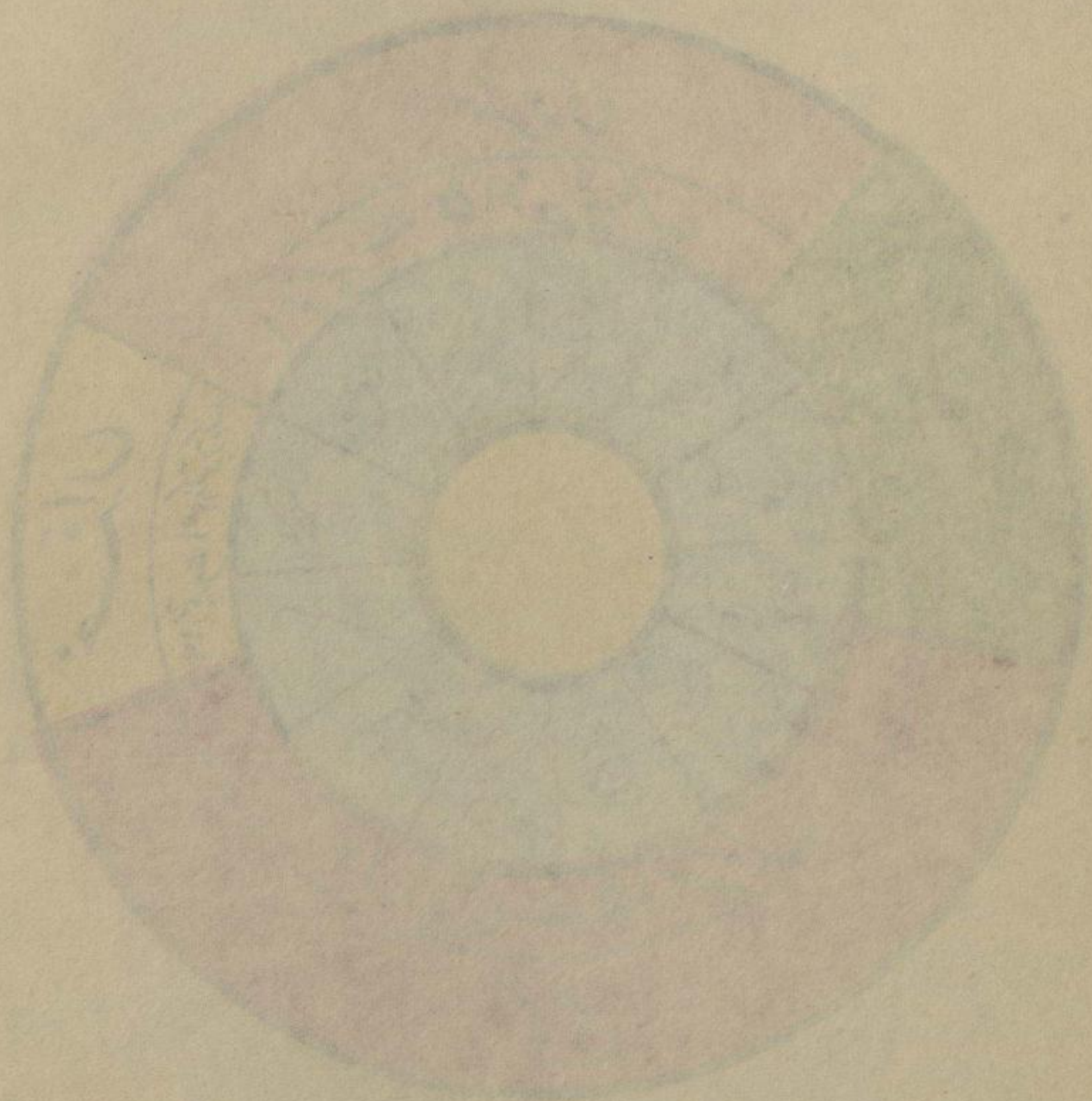
ہمارے ضلعے بدین میں جنگلات نہیں ہیں۔

حیوانات

اس چارٹ میں جو جانور ہم دیکھ رہے ہیں یہ سب جانور گھروں میں پالے جاتے ہیں۔ کچھ سے ہمیں دودھ ملتا ہے، کسی کا ہم گوشت کھاتے ہیں اور کچھ سواری، ہل چلانے اور سامان ڈھونے کے کام آتے ہیں۔ گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، اونٹ حلال جانور ہیں۔ ان کا گوشت ہم کھاتے ہیں اور دودھ پیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی کھال سے ہم جوتے اور دوسری چیزیں بناتے ہیں۔ ان کے بال بھی ہمارے کام آتے ہیں۔

(چارٹ ۱)
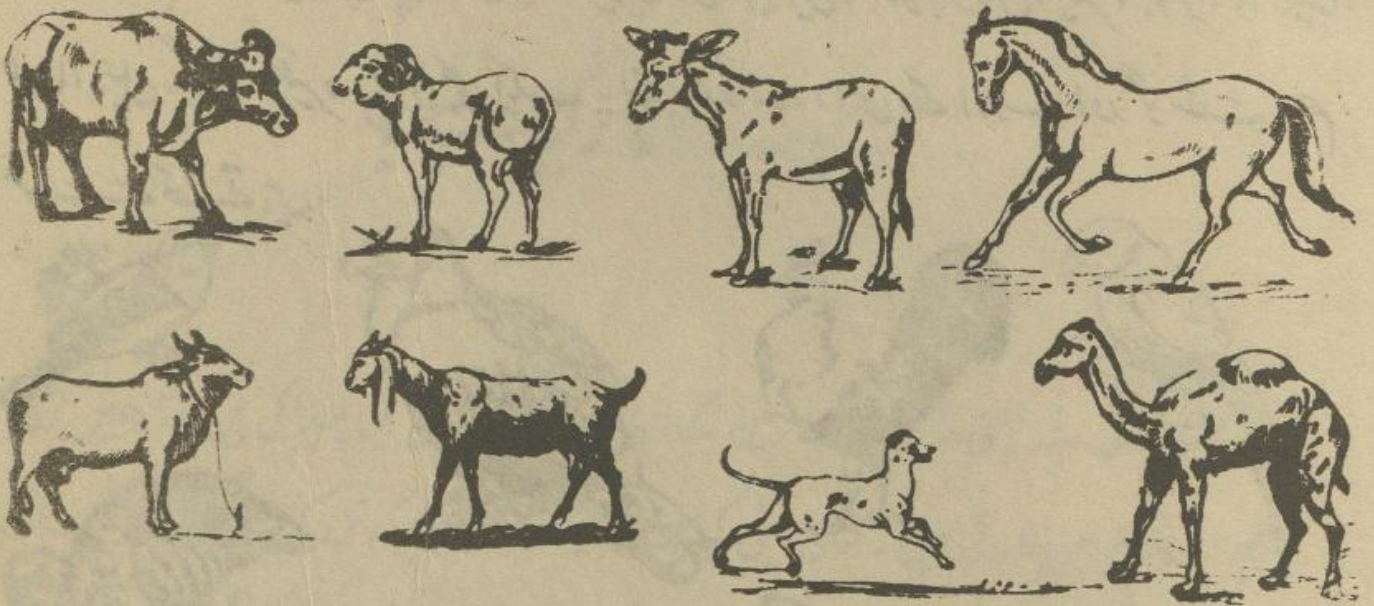
اس چارٹ میں کچھ جنگلی جانوروں کی تصویریں دی گئی ہیں۔ مثلاً خرگوش، ہرن، سانبھر، بھیڑیا گیدڑ اور لومڑی وغیرہ۔ ان میں خرگوش، ہرن اور سانبھر حلال جانور ہیں۔ ان کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

(چارٹ ۲)

اس چارٹ میں کچھ پرندوں کی تصویریں دی گئی ہیں۔ مثلاً چڑیاں، تیتر، کبوتر، کوّا، مینا، طوطا، چیل، گِدھ وغیرہ۔ مرغی بھی ایک پالتو پرندہ ہے، اس کے انڈے اور گوشت ہم مزے سے کھاتے ہیں۔

(چارٹ ۳)

اس چارٹ میں پانی کے کچھ جانوروں کی کچھ تصویریں ہیں۔ مثلاً روہو، پلہ، جھینگا، بام، سینگاڑا

اور لاچی وغیرہ۔ پانی کے ان جانوروں کا گوشت ہم شوق سے کھاتے ہیں۔
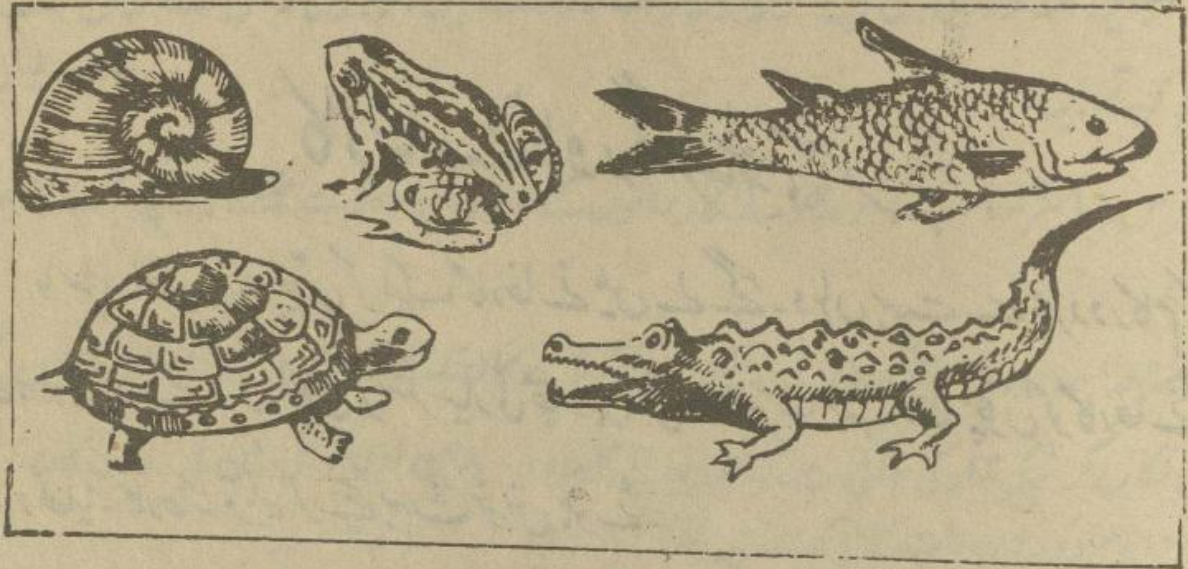
زمین کے اندر کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے زمین کے اندر کتنی ہی ایسی چیزیں پیدا کی ہیں۔ جنہیں نکال کر ہم اپنے کام میں لاتے ہیں۔ ملتانی مٹی کی کانیں حیدر آباد شہر کے نزدیک "گنجو ٹکر"، پہاڑی میں موجود ہیں۔ یہاں سے چونے کا پتھر بھی نکالا جاتا ہے جس سے سیمنٹ تیار کی جاتی ہے۔

دوسرے ضلعوں میں بھی ملتانی مٹی، کوئلہ اور سلیکا نامی ریت زمین سے ملتی ہے۔ جس سے شیشہ تیار کیا جاتا ہے۔

کچھ دوسرے ملکوں میں زمین سے لوہا، پٹرول، تانبا، سونا اور دوسری چیزیں نکالی جاتی ہیں۔ پٹرول سے موٹریں چلتی ہیں۔ زمین کے اندر سے حاصل ہونے والی ایسی پیداوار کو معدنی پیداوار کہتے ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے ہمارے ضلعے بدین میں بھی خاصخیلی کے مقام پر زمین سے پٹرول نکل آیا ہے۔

کارخانے اور گھریلو ہنر

ماسٹر صاحب آج بچّوں کو ایک کارخانے میں لے گئے۔ وہاں بہت سے مزدور کام کر رہے تھے۔ اور گنّے سے رس نکال کر شکر تیار کی جا رہی تھی۔ ماسٹر صاحب نے بچّوں کو کارخانے کا ہر ایک حصّہ دکھایا۔ کارخانہ دیکھ کر بچّے بہت خوش ہوئے۔

جب وہ باہر نکلے تو یونس نے ماسٹر صاحب سے پوچھا: "جناب! کیا ہمارے ضلعے میں کچھ اور بھی کارخانے ہیں؟
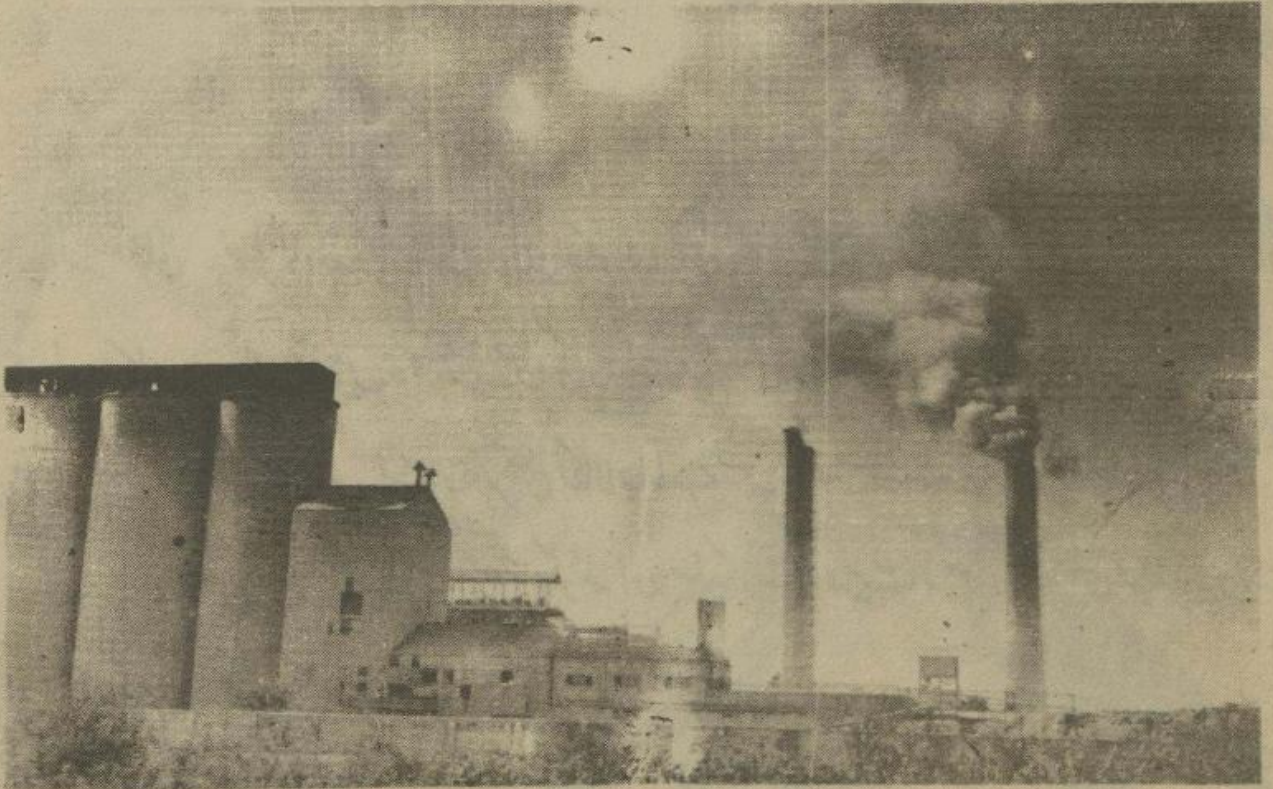
ماسٹر صاحب: بچو ہمارے بدین ضلعے میں جہاں جہاں دھان کی فصل ہوتی ہے وہاں کے ہر بڑے شہر میں دھان صاف کرنے کے کارخانے ہیں۔ ایسے کارخانے خاص طور پر ماتلی، تلہار، ٹنڈو باگو، بدین اور گولارچی میں ہیں لیکن یہ چھوٹے کارخانے ہیں۔ ان میں دس سے تیس تک مزدور کام کرتے ہیں۔

عرُس: ماسٹر صاحب! ان چھوٹے کارخانوں کے علاوہ کیا ہمارے ضلعے میں کچھ بڑے کارخانے بھی ہیں؟

ماسٹر صاحب: ہاں بچو! ہمارے ضلعے میں کئی بڑے کارخانے بھی ہیں۔ ان کارخانوں میں گنے سے رس نکال کر شکر تیار کی جاتی ہے۔ یہ کارخانے تلہار، بدین اور کھوسکی میں ہیں۔ ان کارخانوں میں ہزاروں مزدُور دن رات کام کرتے ہیں۔

ان کارخانوں کے علاوہ ہمارے ضلعے کے ماتلی شہر میں اجرک کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اور دستکار یا ہُنر مند لوگ بھی ہیں۔ مثلاً سُنار، بڑھئی، لوہار، رنگریز اور موچی وغیرہ۔ ان کی بنائی ہوئی چیزیں ہمارے کام آتی ہیں۔ یہاں رلّی بنانے اور کاڑھنے کا مقامی ہُنر بھی بہت مشہور ہے۔

ان تمام چھوٹے بڑے کارخانوں، دُکانوں اور مقامی ہُنروں میں ہمارے ضلعے کے بے شمار آدمی دن رات کام کرتے ہیں۔ اس طرح وہ نہ صرف اپنی روزی کماتے ہیں بلکہ دوسروں کی ضرورتیں بھی پوری کرتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہ اپنے ضلعے کی دولت میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔

چوتھا باب

ہماری فصلیں

اناج

ہمارے ضلعے کی اہم ترین پیداوار گندم، جوار، مکئی، باجرا اور چاول ہیں۔ یہ اناج دو فصلوں میں پیدا کیے جاتے ہیں۔ ایک وہ اناج جو خریف کی فصل میں ہوتے ہیں اور دوسرے وہ اناج جو ربیع کی فصل میں ہوتے ہیں۔ خریف کی فصل موسم گرما کی فصل ہے۔ یہ اپریل سے جون تک بوئی جاتی ہے اور ستمبر، اکتوبر میں تیار ہو جاتی ہے۔ ربیع کی فصل سردیوں میں بوئی جاتی ہے اور مارچ میں تیار ہو جاتی ہے۔ ربیع کی فصل میں گندم اور جَو ہوتے ہیں۔ اور خریف کی فصل میں جوّار، باجرا، مکئی اور چاول ہوتے ہیں۔

نقد فصلیں

ایک دن شام کو خان محمد اپنے والد کے ساتھ کھیت میں گیا۔ وہاں ایک ٹرک کھڑا تھا۔ کچھ لوگ سرسوں اور لوریہ بوریوں میں بھر رہے تھے۔ مزدور وہ بوریاں اٹھا اٹھا کر ٹرک میں ڈال رہے تھے۔ خان محمد نے اپنے والد سے پوچھا: "ابا جان! سرسوں کی یہ بوریاں کہاں لے جا رہے ہیں؟"

والد صاحب: بیٹے! یہ سرسوں منڈی میں بیچنے کے لیے لے جا رہے ہیں۔ کیوں کہ سرسوں کی فصل سے اچھی خاصی آمدنی ہو جاتی ہے۔ ہمارے بدین ضلعے میں سرسوں کے علاوہ اور بھی آمدنی والی فصلیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے کچھ ربیع میں ہوتی ہیں اور کچھ خریف میں۔ ربیع کی فصلوں

میں جانجا، سرسوں اور توریہ اور خریف کی فصلوں میں کپاس اور گنّا ہیں۔ یہ تمام فصلیں اپنے ضلعے کی ضرورت سے زیادہ ہوتی ہیں۔ ان فصلوں کو نقد فصلیں بھی کہتے ہیں۔

سبزیاں

ماسٹر صاحب نے سبزیوں کے دو چارٹ دیوار پر لٹکائے۔ ایک چارٹ کے نیچے لکھا ہوا تھا "موسم سرما کی سبزیاں" اور دوسرے چارٹ پر لکھا ہوا تھا "موسم گرما کی سبزیاں"۔ بچّوں نے چارٹ دیکھتے ہی سب تصویریں پہچان لیں۔ ماسٹر صاحب ان سے ایک ایک سبزی کا نام پوچھتے گئے اور وہ باری باری ان کے نام بتاتے رہے۔

اس چارٹ میں بینگن، شلغم، کدو، پیاز، گوبھی، گاجر، مولی، ٹماٹر، مٹر، بھنڈی، کریلا، آلو، مرچ وغیرہ کی تصویریں ہیں۔ یہ سب ہمارے ضلعے میں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ سبزیاں ہم کھاتے ہیں اور ان سے اچھی خاصی آمدنی بھی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی کاشت کے لیے کم زمین اور کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

پھل

آج بچّے فروٹ فارم جانے کے لیے تیاّر ہو کر آئے تھے۔ ماسٹر صاحب کے ساتھ وہ فارم پر پہنچے تو دیکھا کہ ہر طرف ہریالی ہے۔ رنگ برنگے پھول اور بڑے بڑے درخت دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔

جمیل نے ایک درخت میں پھل دیکھے تو اُس نے ماسٹر صاحب سے پوچھا: "جناب! یہ کون سا پھل ہے؟"

ماسٹر صاحب:

بچّو! یہ نیبو ہے۔ کچّا نیبو ہرا اور پکّا نیبو پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ اِدھر دیکھو، یہ آم کے درخت ہیں۔ ان میں کیریاں لگ رہی ہیں۔ جب یہ پک جائیں گی تو آم بن جائیں گی۔ آموں کا رنگ پیلا ہوتا ہے۔ یہ بہت میٹھے ہوتے ہیں۔ دیکھیے وہ امرود کے درخت ہیں۔ یہ

جاڑوں میں پھل دیتے ہیں۔

اب اِس طرف آئیں۔ یہ پودے فالسے کے ہیں۔ اِس میں پکّے ہوئے فالسے لگ رہے ہیں۔ یہ شہتوت کا درخت ہے۔ پکّے ہوئے شہتوت بہت میٹھے ہوتے ہیں۔ یہ صُوفی بیر ہیں۔ یہ بڑے اور میٹھے ہوتے ہیں۔

احمد نے ماسٹر صاحب سے پوچھا: "جناب! کھجور کے درخت کون سے ہیں؟"

ماسٹر صاحب: بچّو! ہمارے ضلعے میں صرف آم، کیلا، نیبُو، امرُود، فالسہ، پپیتا، جامن، انار اور بیر ہوتے ہیں اور دوسرے پھل مثلاً کھجور، سیب، نارنگی، موسمی وغیرہ ہم باہر سے منگواتے ہیں۔

ضلعے کی آمدنی

ہمارے ضلعے میں بہت سی چیزیں ہماری ضرورت سے زائد ہوتی ہیں۔ اس لیے ہم ان چیزوں کو دوسرے ضلعوں کو بھیجتے ہیں اور وہاں سے اپنی ضرورت کی چیزیں منگواتے ہیں۔

ہمارے ضلعے سے دوسرے ضلعوں کو بھیجی جانے والی چیزیں یہ ہیں: گندم، کپاس جوَار، تیل کے بیج، چاول، کھالیں، چنے، مٹر اور جَو وغیرہ۔

دوسرے ضلعوں سے ہمارے ضلعے میں آنے والی چیزیں یہ ہیں: کپڑا، شیشے کا سامان، کھیل کا سامان اور چوڑیاں وغیرہ۔

اس طرح ضلعے کی چیزوں کی لین دین یعنی درآمد و برآمد کو ضلعے کا بیوپار کہا جاتا ہے۔

اس طرح درآمد و برآمد سے ہمارے ضلعے کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے اور لوگوں کی ضروریات بھی پوری ہوتی ہیں۔

پانچواں باب

لوگ

مردم شماری

حامد نے دیکھا کہ ایک آدمی اسکول کی دیوار پر کچھ ہندسے لکھ رہا ہے۔ اس نے اپنے ماسٹر صاحب سے پوچھا: "جناب! وہ آدمی اسکول کی دیوار پر کچھ ہندسے کیوں لکھ رہا ہے؟"

ماسٹر صاحب: بچّو! حکومت دس دس سال کے بعد لوگوں کی گنتی کرتی ہے۔ گنتی کے لیے آدمی مقرّر کیے جاتے ہیں۔ وہ پہلے گھروں پر نمبر لگاتے ہیں۔ نمبر لگانے کے بعد ہر گھر کے بچّے، بوڑھے تمام لوگوں کی تعداد لکھّی جاتی ہے۔ اِسے مردم شماری کہتے ہیں۔ اس طرح پورے ملک میں گھر گھر گِنتی کرکے پورے ملک کی مردم شماری کی جاتی ہے۔

مردم شماری سے حکومت کو یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ دس سال پہلے ملک میں کتنے لوگ تھے اور اب کتنے لوگ ہیں۔ حکومت پھر ان لوگوں کے لیے تعلیم، رہائش، کھانے پینے اور صِحّت وغیرہ کا بندوبست کرتی ہے۔

شہر کے مشاغل

روشن گاؤں سے اپنے والد کے ساتھ شہر میں اپنے چچا کے گھر گیا۔ وہاں وہ اپنے چچا زاد بھائی اسلم سے مل کر بہت خوش ہوا۔

اسلم، روشن کو اپنے ساتھ شہر گھمانے لے گیا۔ اسلم کی ماں نے روشن کے لیے خاص طور

پر ہدایت دیتے ہوئے کہا: "بیٹے اسلم! روشن شہر کی مصروف زندگی اور ہنگاموں سے ناواقف ہے اس لیے اس کا پُورا پُورا خیال رکھنا۔"

شہر کی سڑکوں پر بے شمار آدمی، موٹریں اور گاڑیاں دیکھ کر روشن حیران ہوگیا۔ سڑک پار کرنا بھی اُس کے لیے آسان نہ تھا۔
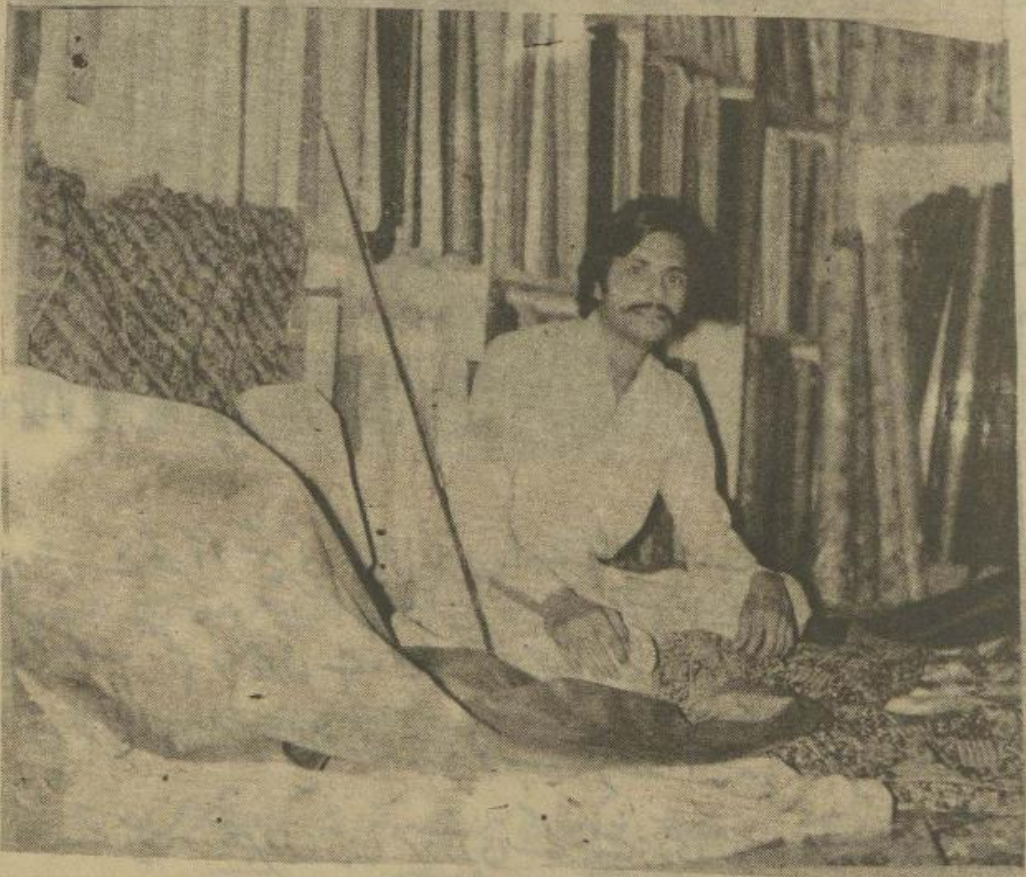
اُس نے دیکھا کہ ہر آدمی اپنے کام سے تیز تیز جا رہا تھا۔ پہلے وہ ایک کپڑے کی دکان پر پہنچے۔ یہ ان کے ایک دوسرے چچا کی دکان تھی۔ کپڑے کی تجارت ان کا پیشہ تھا۔ پہلے انھیں کھانا دیا پھر ایک دوسری جگہ گئے یہ مختارِ کار کا دفتر تھا۔ وہاں اسلم کے والد کرسی پر بیٹھے ہوئے کام کر رہے تھے۔ وہ سرکاری ملازم تھے۔ سرکاری ملازمت یا نوکری ان کا پیشہ تھا۔
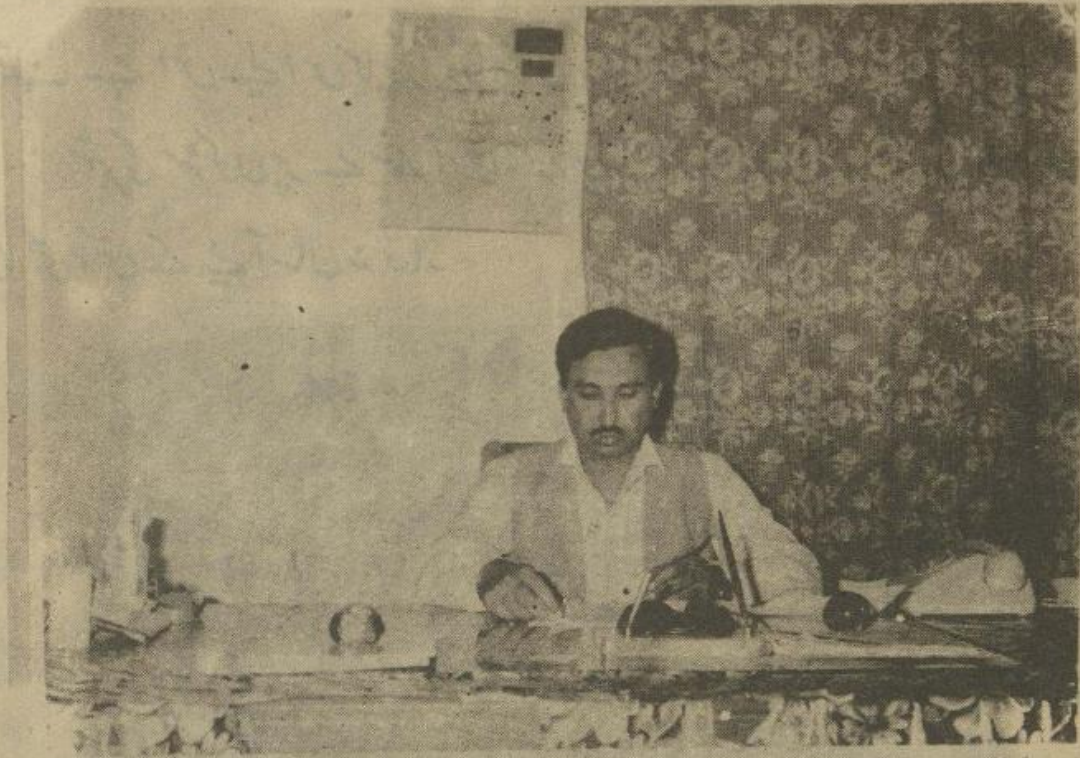
روشن نے گھر آکر شہر کی ساری باتیں اپنے والد صاحب کو بتائیں۔ انھوں نے کہا: "بیٹے! تجارت بھی مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ کوئی کپڑا بیچتا ہے، کوئی اناج، کوئی مٹھائی، کوئی سبزی اور کوئی پھل۔ اسی طرح سرکاری ملازمت میں لوگ کلرک، آفیسر، ڈاکٹر، اُستاد یا ڈاکیے وغیرہ جیسے پیشے اختیار کرتے ہیں۔ شہروں میں مزدوری کے پیشے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ کارخانوں میں کام کرتے ہیں، کچھ دکانوں پر کام کرتے ہیں۔ کوئی تانگہ چلاتا ہے تو کوئی رکشا۔

روشن نے کہا: " ابّا جان! گاؤں کے لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور مویشی پالتے ہیں اور شہروں میں تجارت ہوتی ہے، سامان بنتا ہے اور دفتر ہوتے ہیں؟"

اُس کے والد نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا: "بیٹے! گاؤں اور شہروں کے یہی بڑے بڑے پیشے ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ بھی بہت سے پیشے ہیں۔ اس طرح لوگ ایک دوسرے کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ گاؤں کے پیشوں سے شہروں کو اور شہروں کے پیشوں سے گاؤں کو

فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک دوسرے کی مدد کرکے لوگ آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں۔"

دیہات کے مشاغل

سلیم کے نانا گاؤں میں رہتے تھے۔ ایک دن وہ اپنے والد کے ساتھ وہاں گیا۔ اُس نے دیکھا کہ وہاں نہ تو کوئی بڑا بازار ہے، نہ زیادہ موٹر کاریں اور نہ لوگوں کا ہجوم۔ گھروں کے آگے کہیں بھینسیں، کہیں بیل، کہیں بکریاں اور کہیں گائیں بندھی ہوئی تھیں۔ صبح کو جب مویشیوں کو کھولا گیا اور کِسان اپنے ہَل اور بَیل لے کر کھیتوں پر چلے گئے تو سلیم نے اپنے والد سے پوچھا: "ابّا جان! یہ لوگ بیل لے کر کہاں گئے ہیں؟ اور وہ جانور جو بندھے ہوئے تھے کہاں چلے گئے؟"

والد صاحب نے کہا: بیٹے! گاؤں کے لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور مویشی بھی پالتے ہیں۔ یہی ان کے پیشے ہیں۔ وہ دیکھو، تمہارے ماموں ہَل چلا رہے ہیں۔ اور دوسرے لوگ بھی اپنے اپنے کھیتوں میں کام کر رہے ہیں۔ کِسان بہت محنت کرتے ہیں۔ وہ ہَل چلاتے

ہیں، بیج بوتے ہیں، کھیتوں کو پانی دیتے ہیں اور اپنی فصلوں کو نقصان پہنچانے والے جانوروں اور پرندوں سے بھی بچاتے ہیں۔ اتنی سخت محنت کے بعد کسانوں کو اپنی محنت کا پھل ملتا ہے۔ لیکن اب انھیں اتنی جسمانی محنت کرنی نہیں پڑے گی، کیوں کہ اب تو ہل چلانے، ڈھیلے توڑنے اور کٹائی کرنے کی مشینیں ایجاد ہو چکی ہیں۔ جب اِن مشینوں سے کھیتوں میں عام طور پر کام لیا جانے لگے گا تو نہ صرف کام جلدی ہوگا بلکہ پیداوار بھی بڑھ جائے گی۔

سلیم کو بکریوں، گایوں اور بھینسوں کے ریوڑ دکھا کر اس کے والد صاحب نے یہ بتایا کہ گاؤں کے لوگ مویشی بھی پالتے ہیں۔ مویشی پالنا بھی ان کا پیشہ ہے۔ کسی کے پاس بکریاں، کسی کے پاس گائیں اور کسی کے پاس بھینسیں ہیں۔ مویشی پالنے سے انھیں بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ مویشیوں سے ان کو دودھ اور مکھن ملتا ہے۔ بکریوں کے بال، بھیڑوں کی اُون اور مویشیوں کی کھالیں بیچ کر وہ دولت کماتے ہیں۔ گوبر سے وہ کھاد بناتے ہیں جو ان کے کھیتوں میں کام آتی ہے۔

گاؤں میں کچھ ہنر مند مثلاً لوہار، کمہار اور بڑھئی بھی رہتے ہیں۔ ان کی بنائی ہوئی چیزیں کسانوں کے کام آتی ہیں۔

نقشہ ضلع بدین
سب ڈویژن اور شہر
شمال
مغرب
مشرق
جنوب
ضلع حیدرآباد
ضلع تھرپارکر
تحصیل ماتلی
ماتلی
ماتلی سب ڈویژن
تحصیل ٹنڈوباگو
ٹنڈوباگو
ضلع حیدرآباد
ضلع بدین
تحصیل گولارچی
گولارچی
بدین
تحصیل بدین
بدین سب ڈویژن
ضلع تھرپارکر
ضلع ٹھٹھ
رن کچھ
علامتیں
ضلع کی حد
تحصیل کی حد
سب ڈویژن کی حد
ضلع کا مشہور شہر
تحصیل کا مشہور شہر
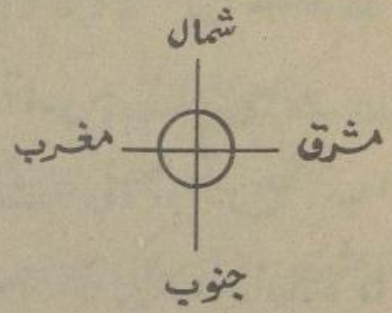
چھٹا باب

انتظام

ضلعے کی دیکھ بھال

سامنے ضلع بدین کا نقشہ ہے۔ اس کے دو حصّے ہیں۔ یہ ضلعے کے دو سب ڈویژن ہیں۔ سبز رنگ والے حصّے کو بدین سب ڈویژن کہتے ہیں اور زرد رنگ والے حصّے کو ماتلی سب ڈویژن کہتے ہیں۔ بدین سب ڈویژن میں بدین اور ماتلی سب ڈویژن میں ماتلی بڑا شہر ہے۔

ہر سب ڈویژن میں کئی تحصیلیں ہیں۔ بدین سب ڈویژن میں بدین اور گولارچی اور ماتلی سب ڈویژن میں ماتلی اور ٹنڈو باگو کی تحصیلیں ہیں۔

تحصیل کا نگران مختار کار ہوتا ہے۔ سب ڈویژن کی نگرانی اسسٹینٹ کمشنر کرتا ہے۔ اور ضلعے کی نگرانی ڈپٹی کمشنر کرتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر بدین شہر میں رہتا ہے۔ وہ اسسٹینٹ کمشنروں اور مختار کاروں اور ضلعے کے دوسرے افسروں کے کاموں کی نگرانی کرتا ہے۔ وہ مختار کاروں اور اسسٹینٹ کمشنروں کی مدد سے زمینداروں سے لگان وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کراتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ ضلعی کونسل کے کاموں میں بھی مدد کرتا ہے۔

ضلعی کونسل

ضلعی کونسل کا کام اسپتال کھلوانا، کنویں کھدوانا، نل لگوانا، سڑکیں بنوانا، سڑکوں پر درخت لگوانا اور مسافر خانے وغیرہ بنوانا ہے۔ کونسل یہ کام بڑے شہروں میں نہیں کرتی بلکہ گاؤں میں ہی کرتی ہے۔

جس شہر کی مردم شماری دس ہزار سے زیادہ ہوتی ہے۔ وہاں میونسپل کمیٹی اور جس شہر کی مردم شماری پانچ ہزار سے زیادہ ہوتی ہے، وہاں ٹاؤن کمیٹی کام کرتی ہے۔

ان کمیٹیوں کا انتظام چلانے کے لیے چیئرمین ہوتے ہیں۔

عدالتیں

نور محمد ایک دن اپنے والد صاحب کے ساتھ شہر گیا۔ ایک عمارت کے سامنے بہت سے آدمی دیکھ کر اس نے اپنے والد صاحب سے پوچھا: "ابّا جان! یہاں اتنے آدمی کیوں جمع ہو گئے ہیں؟"

والد: بیٹے! یہ عدالت ہے۔ اسے کورٹ بھی کہتے ہیں۔ یہاں عدل و انصاف ہوتا ہے۔ ان آدمیوں میں کچھ لوگ تو اپنی اپنی شکایتیں لے کر آئے ہیں اور کچھ لوگ وہ ہیں جن کے خلاف شکایات ہیں اور کچھ لوگ گواہ ہیں۔

وہ دیکھو کالے کوٹوں والے لوگ برآمدے میں آجا رہے ہیں۔ انھیں وکیل کہتے ہیں۔ وہ شکایت کرنے والے یا جس کے خلاف شکایت ہو اس کی طرف سے عدالت میں وکالت کرتے ہیں۔

وہ اُن سے اِس کام کی فیس لیتے ہیں۔ جب کوئی آدمی جُرم کرتا ہے تو اُس پر عدالت میں مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ عدالت میں جج ہوتا ہے۔ وہ سرکاری وکیل کی مدد سے شکایت کرنے والے اور گواہ اور جس کے خلاف شکایت ہو اس کی باتیں سُن کر اپنا فیصلہ دیتا ہے اور انصاف کرتا ہے۔ وہ مجرم کو سزا دیتا ہے اور بے گناہ کو آزاد کر دیتا ہے۔

ہمارے ضلعے بدین میں انصاف کے لیے ایک بڑی عدالت بدین شہر میں ہے۔ اس کو سیشن کورٹ کہتے ہیں۔ اس میں سیشن جج فیصلے کرتا ہے۔ ضلعے کی ہر تحصیل کے بڑے شہر میں سِول عدالتیں ہوتی ہیں۔ ایسی عدالتوں میں سِول جج یا سب جج فیصلے کرتے ہیں۔

پولیس

ایک دِن صبح سویرے صالح اپنے والد صاحب کے ساتھ گھر کے دروازے پر کھڑا تھا۔ اس نے دیکھا کہ پولیس والے ایک آدمی کو ہتھکڑیاں ڈال کر لے جا رہے ہیں۔ صالح نے اپنے والد صاحب سے پوچھا: "ابّا جان! وہ پولیس والے اس آدمی کو ہتھکڑیاں ڈال کر کہاں لیے جا رہے ہیں؟"

والد نے کہا: بیٹے! جب کوئی شخص چوری کرتا ہے یا کوئی جُرم کرتا ہے تو پولیس والے اسے پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ پولیس کا کام مجرموں کو پکڑنا ہے۔ ضلعے کے پولیس افسر کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کہتے ہیں۔

بدین ضلعے کا سپرنٹنڈنٹ پولیس بدین شہر میں رہتا ہے۔ وہ پورے ضلعے میں پولیس کے کاموں کی نگرانی کرتا ہے۔ وہ پولیس کے سپاہیوں کی بھرتی بھی کرتا ہے۔

تمام ضلعے میں امن دامان قائم رکھنے کے لیے ہر ایک سب ڈویژن میں ایک ڈپٹی سُپرنٹنڈنٹ پولیس بھی ہوتا ہے۔

ہر ایک سب ڈویژن میں بہت سے پولیس تھانے بھی ہوتے ہیں۔ جہاں پر صوبیدار یا تھانیدار مقرر کیے جاتے ہیں۔

ہمارے ضلعے کا پولیس ہیڈ کوارٹر بدین شہر میں ہے۔ یہاں پر نئی بھرتی والے سپاہیوں کو تربیت بھی دی جاتی ہے۔

تعلیم

ضلعے میں جتنے بھی پرائمری، مڈل اور ہائی اسکول ہیں ان کی نگرانی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کرتا ہے۔ اس کا دفتر بدین شہر میں ہے۔ وہ پورے ضلعے کے لڑکوں کے پرائمری، مڈل اور ہائی اسکولوں کی تعلیم کا انتظام چلاتا ہے۔ اس کی مدد کے لیے ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر بھی ہوتے ہیں۔

تعلیمی انتظام کی سہولت کے لیے ضلعے کو کئی سب ڈویژنوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر ایک سب ڈویژن پر ایک سب ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر مقرّر ہے۔ اس کی مدد کے لیے ایجوکیشن سُپروائزر ہیں جن کے تعاون اور مدد سے وہ سب ڈویژن کے اسکولوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اور پرائمری اساتذہ کا تقرّر اور تبادلے وغیرہ بھی کرتا ہے۔

اسی طریقے پر لڑکیوں کی تعلیمی نگرانی کے لیے خواتین کا تقرّر کیا جاتا ہے۔ وہ پورے لڑکیوں کے اسکولوں کے کام کا معائنہ کرتی ہیں۔

اِنتظامی محکموں کا آپس میں تعلّق

ڈپٹی کمشنر نے کل سرکاری بنگلے پر ایک کھُلی کچہری کی۔ وہاں ضلعے کے دوسرے محکموں کے افسر بھی تھے۔ میرل بھی اپنے والد صاحب کے ساتھ وہاں گیا۔ اس نے وہاں پر بہت سارے آدمی دیکھے۔ وہ اپنی اپنی تکالیف سُنانے کے لیے وہاں جمع ہوئے تھے۔ میرل نے اپنے والد صاحب سے پوچھا: "ابّا جان! یہ ڈپٹی کمشنر کے ساتھ کرسیوں پر اور کون کون لوگ بیٹھے ہیں؟"

والد نے کہا: بیٹے! ڈپٹی کمشنر کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دوسرے محکموں کے افسر ہیں۔

تمھیں تو معلوم ہے کہ چور یا مجرم کو پولیس والے پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ پھر اس پر عدالت میں مقدّمہ چلتا ہے۔

اسکول کی یا کوئی اور سرکاری عمارت بنتی ہے تو وہ کام انجینئرنگ محکمے والے کرتے ہیں۔ ان عمارتوں کے لیے زمین کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کی منظوری بھی ڈپٹی کمشنر دیتا ہے۔

ڈپٹی کمشنر ضلعے کے تمام انتظامی محکموں کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔ علاج کے لیے اسپتالوں میں ڈاکٹر، تعلیم کے لیے اسکولوں میں اُستاد، امن و امان کے لیے پولیس، سڑکیں اور عمارتیں بنوانے اور کھیتوں کو پانی دینے کے لیے اور نہروں کی نگرانی کے لیے انجینئر مقرّر ہوتے ہیں۔ یہ سب مل کر ضلعے کی خدمت کرتے ہیں۔ ضلعے کے یہ تمام محکمے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

ساتواں باب

عوام کی بھلائی کے کام

عام بھلائی کے کام

جن قصبوں اور شہروں میں پانی کی تکلیف ہوتی ہے وہاں کچھ اچھے لوگ عام بھلائی کے لیے کنویں کھدواتے ہیں، نل لگواتے ہیں اور پانی کی سبیلیں بنواتے ہیں۔

عوام کی بھلائی کے بہت سے کام ہیں مثلاً بچّوں کو تعلیم دلانا، گونگوں، بہروں کے لیے اسکول کھلوانا، نابیناؤں کو راستہ دِکھانا، بھوکوں اور غریبوں کو کھلانا، بیماروں کے لیے اسپتال کھلوانا وغیرہ۔ یہ سب انسانی ہمدردی اور نیکی کے کام ہیں۔ عوام کی بھلائی کے کام نہ صرف چند لوگ خود کرتے ہیں، بلکہ حکومت اور دوسری جماعتیں اور ادارے بھی یہ کام کرتے ہیں، اسکول، اسپتال، یتیم خانے، بچّوں کی بھلائی کے مرکز اور بینک وغیرہ بھی عام لوگوں کی بھلائی کے لیے ہوتے ہیں۔

اسکول اور کالج

تعلیم سے بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ لوگ تعلیم ہی کے ذریعے زندگی کو اچھے طریقے سے گذار سکتے ہیں اور صحیح طریقے سے قوم و ملک کی خدمت کر سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تعلیم دینے کے لیے حکومت بہت سے اسکول اور کالج کھولتی ہے۔ جہاں سے طالب علم پڑھ کر ڈاکٹر، انجینئر، جج، اُستاد اور وکیل وغیرہ بن کر عام لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔

ہمارے ضلعے میں بھی لڑکے اور لڑکیوں کے لیے بہت سے پرائمری اسکول، مڈل اسکول، ہائی اسکول اور کالج ہیں۔

اسپتال

اسکول کا وقفہ تھا۔ بچّے اسکول کے میدان میں دوڑ رہے تھے۔ اچانک سلیمان ایک پتھّر پر گرا اور اس کے سر سے خون بہنے لگا۔ دوسرے بچّوں نے دوڑ کر ماسٹر صاحب کو بتایا۔ انھوں نے سلیمان کے زخم کا خون بند کرنے کی بہت کوشش کی، لیکن خون بند نہ ہوا۔ انھوں نے احمد کو ساتھ لیا اور تانگے میں سلیمان کو بٹھا کر اسپتال لے گئے۔ وہاں ڈاکٹر نے اس کے زخم کا خون بند کیا ور مرہم پٹّی کر دی۔

اسپتال میں بہت سے مرد اور عورتیں دوا لے رہے تھے۔ احمد نے ماسٹر صاحب سے کہا: "جناب! اگر اسپتال نہ ہوتے تو لوگوں کو عِلاج کے لیے کتنی تکلیف ہوتی؟"

ماسٹر صاحب: ہاں بیٹے! اگر اسپتال نہ ہوتے تو لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی۔ حکومت نے عام لوگوں کی بھلائی کے لیے سارے ضلعے میں بہت سے اسپتال کھول رکھّے ہیں۔ جہاں بیماروں کا علاج ہوتا ہے۔

ضلعے میں عام اسپتالوں کے علاوہ عورتوں کے اسپتال بھی ہیں۔ وہاں پر ڈاکٹرنیاں اور نرسیں

علاج کرتی ہیں۔

بدین شہر میں ایک سول اسپتال ہے۔ وہاں سول سرجن ہوتا ہے۔ اُس کی مدد کے لیے اور بھی کئی ڈاکٹر اور ڈاکٹرنیاں ہوتی ہیں۔

جانوروں کے اسپتال

بچّو! جس طرح انسانوں کے علاج کے لیے اسپتال ہوتے ہیں اسی طرح جانوروں کے علاج کے لیے بھی اسپتال ہوتے ہیں۔ اگر یہ اسپتال نہ ہوتے تو بہت سے قیمتی جانور مر جاتے اور لوگوں کو کافی نقصان ہوتا۔ ہمارے ضلعے بدین میں جانوروں کا ایک بڑا اسپتال ہے۔ جہاں بیمار جانوروں کا علاج ہوتا ہے۔

اس اسپتال کے ڈاکٹر دیہات میں جاجا کر لوگوں کے جانوروں کو بیماری سے بچانے کے لیے ٹیکے بھی لگاتے ہیں۔

بڑے شہروں میں گوشت کے لیے جو جانور ذبح کیے جاتے ہیں۔ ان کا ڈاکٹری معائنہ بھی یہی ڈاکٹر کرتے ہیں تاکہ کوئی بیمار جانور ذبح نہ ہونے پائے اور لوگ ان کا گوشت کھا کر بیمار نہ ہو جائیں۔

بینک

لوگ اپنی بچت کے لیے پیسے بینک میں رکھتے ہیں اور ضرورت کے وقت نکال کر کام میں لاتے ہیں۔ بینک لوگوں کو تھوڑے منافع پر قرض بھی دیتی ہیں۔ یہ قرض آسان قسطوں میں واپس کیا جاتا ہے۔

دولت مند آدمی پہلے اپنی دولت جمع کر کے غیر سرکاری بینک کھولتے تھے۔ غریب اور کم آمدنی والے لوگ بھی آپس میں مل کر تھوڑے تھوڑے پیسے ملا کر کوآپریٹو یا امداد باہمی بینک
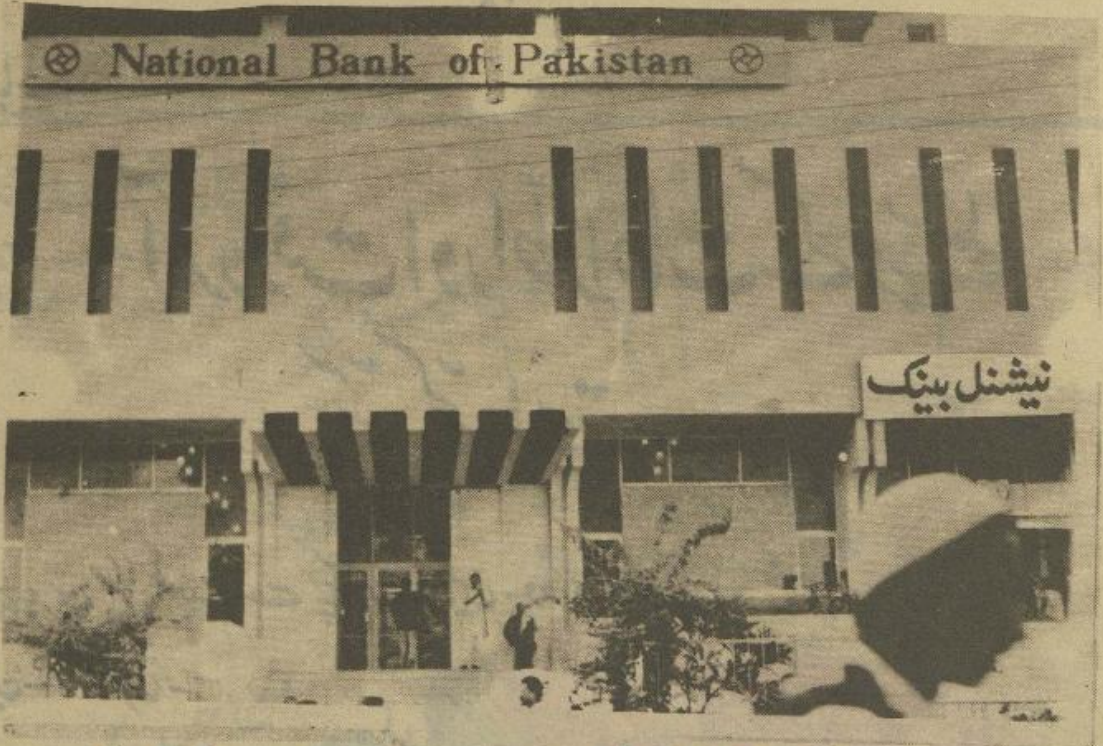
کھولتے تھے۔ یہ حکومت کی نگرانی میں ہوتی تھیں۔ لیکن اب ملک کی تمام بینکیں حکومت نے لے لیں ہیں۔ اس لیے کوئی بھی بینک اب غیر سرکاری نہیں ہے۔

بدین ضلعے میں یہ بینک ہیں: نیشنل بینک، حبیب بینک، یونائیٹڈ بینک، مسلم کمرشیل بینک، الائیڈ بینک، زرعی ترقیاتی بینک اور کوآپریٹو بینک۔

آٹھواں باب

آمدورفت اور اطّلاعات کے وسیلے

پکّے کچّے راستے

ضلع بدین میں بہت سے پکّے راستے ہیں۔ وہ راستے یہ ہیں۔

بدین سے سیرانی۔

بدین سے پیرو لاشاری، تلہار اور ماتلی ہوتے ہوئے ٹنڈو محمد خان۔

بدین سے گولارچی ہوتے ہوئے سجاول۔

بدین سے ننڈو شہر ہوتے ہوئے کھوسکی اور شادی لارج۔

تلہار سے ٹنڈو باگو ہوتے ہوئے کھڈارو اور ڈیہی

تلہار سے ٹنڈو باگو، پنگریو ہوتے ہوئے سمن شاہ سرکار۔

تلہار سے راجو خانانی۔

ماتلی سے ٹنڈو غلام علی ہوتے ہوئے ڈگری۔

لنواری شریف سے کڈھن ہوتے ہوئے علی بندر۔

اِن پکّی سڑکوں سے لوگوں کو بڑے فائدے ہیں۔ اِن پر بسیں اور ٹرک وغیرہ آسانی سے چلتے ہیں اِس لیے سفر میں اور تجارت میں بڑی آسانی رہتی ہے۔ پکّی سڑکوں کے علاوہ بدین ضلعے میں کچھ کچّی سڑکیں بھی ہیں۔

نقشہ ضلع بدین
پکے۔ کچے راستے۔ ریلوے لائن
نہریں (واہ) وغیرہ
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
ضلع حیدرآباد
تحصیل ماتلی
ماتلی
ٹنڈو غلام علی
ضلع تھرپارکر
راجو خانانی
باغ شہمیر
تحصیل ٹنڈو باگو
ٹنڈو باگو
پنگریو
پھلیلی کینال
ضلع حیدرآباد
تحصیل گولارچی
کھوروواہ
ترائی
گولارچی
تلہار
پیرو لاشاری
بدین
تحصیل بدین
سیرانی
کڈھن
بہڈمی
ضلع
رن کچھ
علامتیں
ضلع کی حد
تحصیل کی حد
ریلوے لائن
پکے رستے
کچے رستے
گاؤں اور شہر
نہر اور شاخیں
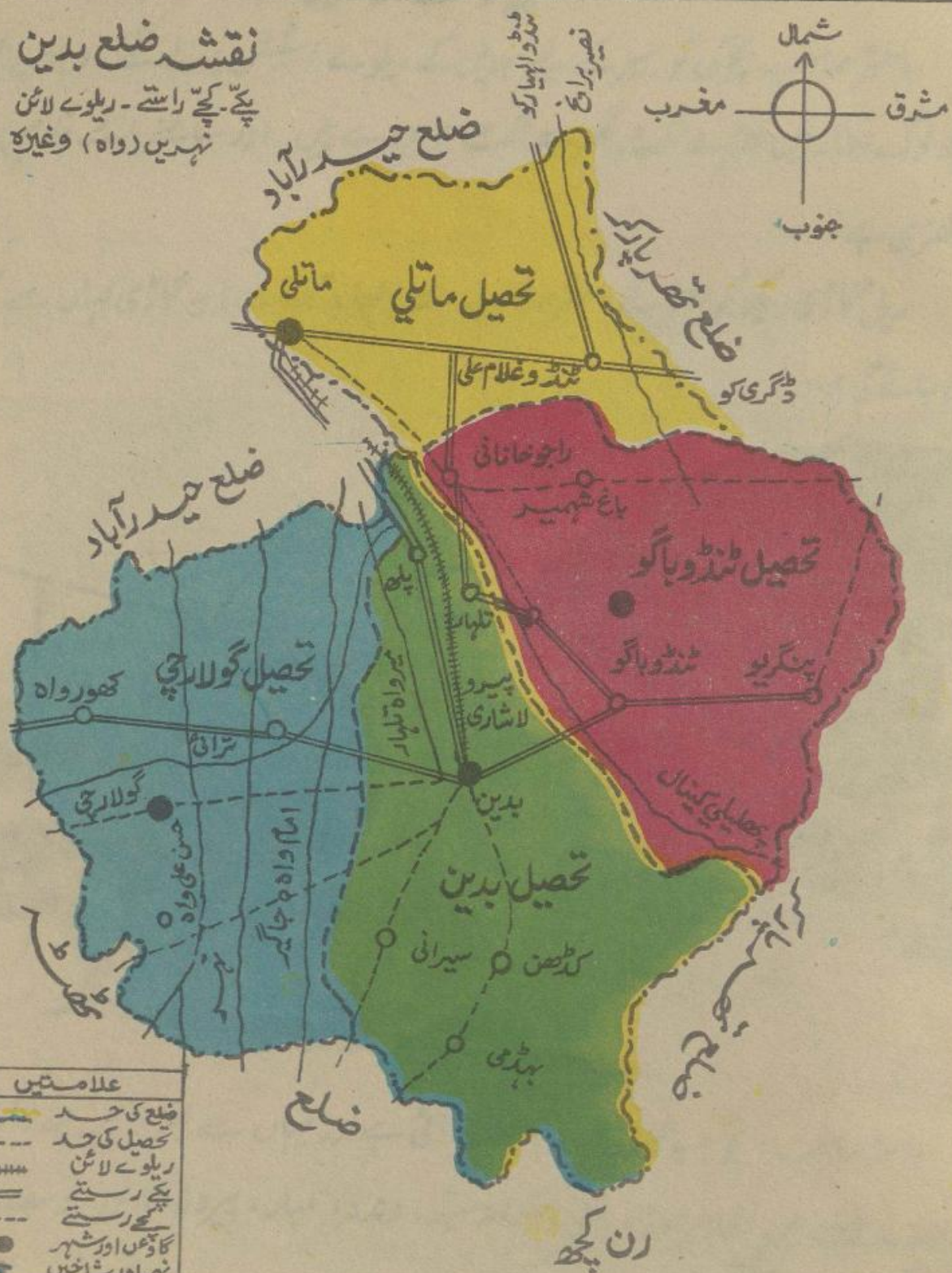
ریلوے لائن

ماسٹر صاحب بچّوں کو سیر کے لیے بدین کے ریلوے اسٹیشن پر لے گئے۔ وہاں پر بچّوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ قطار میں کھڑے ٹکٹ گھر سے ٹکٹ خرید رہے ہیں اور سامنے پلیٹ فارم پر ریل گاڑی بھی کھڑی ہے۔

ریل گاڑی دیکھ کر اختر نے ماسٹر صاحب سے پوچھا: "جناب! یہ گاڑی کہاں سے آئی ہے اور کہاں جائے گی؟"

ماسٹر صاحب: بچّو! یہ گاڑی حیدر آباد سے آئی ہے اور یہاں سے پھر واپس حیدر آباد جائے گی۔ ہمارے ضلعے میں نظام سمہ، ماتلی، حکیمانہ سیّد، ڈنڈو، تلہار، پیرو لاشاری، یوسف شاہ اور بدین کے ریلوے اسٹیشن ہیں۔

ریل گاڑی کی وجہ سے ہمیں بڑی آسانی ہے۔ ہم ریل گاڑی میں بڑے آرام سے سفر کرتے ہیں اور اپنا سامان ریل گاڑی کے ذریعے ضلعے سے باہر روانہ کرتے ہیں اور باہر سے منگواتے ہیں۔

ڈاک خانہ اور تار گھر

ایک دن انور اور اس کے والد صاحب شہر گئے۔ شہر میں وہ ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں پر لوگوں کی کافی بھیڑ تھی۔ لوگ ایک کھڑکی سے پیسے دے کر کارڈ اور لفافے لے رہے تھے۔ انور کے والد صاحب نے بھی پیسے دے کر کارڈ اور لفافے لیے۔ وہیں اُنھوں نے ایک کارڈ لکھا اور لال ڈبے میں ڈال دیا۔

یہ سب کچھ دیکھ کر انور نے اپنے والد صاحب سے پوچھا: "ابّا جان! یہ کون سی جگہ ہے؟ اور آپ نے وہ کاغذ ڈبّے میں کیوں ڈال دیا؟"

والد صاحب: بیٹے! یہ ڈاک خانہ ہے۔ یہاں لفافے اور کارڈ ملتے ہیں۔ جو لال ڈبّا ہے، اس کو خطوط کا ڈبّا بھی کہتے ہیں۔ لکھے ہوئے کارڈ اور لفافے اس میں ڈالے جاتے ہیں۔ پھر ڈاک خانے والے مقرّرہ وقت پر ان کو نکالتے ہیں اور ان پر ڈاک خانے کی مہر لگا کر لکھے

ہوئے پتے پر بھیجتے ہیں۔ بڑے شہروں میں ایسے لال ڈبے بہت سی گلیوں اور سڑکوں پر لوگوں کی آسانی کے لیے لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ ڈاک خانے کے ذریعے روپے اور دوسری کئی چیزیں بھی بھیجی اور منگوائی جاسکتی ہیں۔ روپے تو منی آرڈر کیے جاتے ہیں اور دوسری چیزیں پارسل سے بھیجی اور منگوائی جاسکتی ہیں۔

اس طرف جہاں بہت سے تار لگے ہوئے ہیں، وہ تار گھر ہے اگر کسی دوسری جگہ کوئی ضروری پیغام جلدی بھیجنا ہو تو وہ تار گھر سے تار کے ذریعے بھیجا جاتا ہے۔ تار کے ذریعے لوگ روپے بھی بھیج سکتے ہیں۔

ہمارے بدین ضلعے کے بڑے بڑے شہروں میں ڈاک خانے اور تار گھر دونوں ہیں، لیکن ہمارے ضلعے کے چھوٹے چھوٹے دیہات میں صرف ڈاک خانہ ہی ہوتا ہے۔

ٹیلی فون کا دفتر

قاسم نے تار گھر دیکھا تھا۔ اُس نے اپنے والد صاحب کے ساتھ شہر میں ایک جگہ بہت سارے
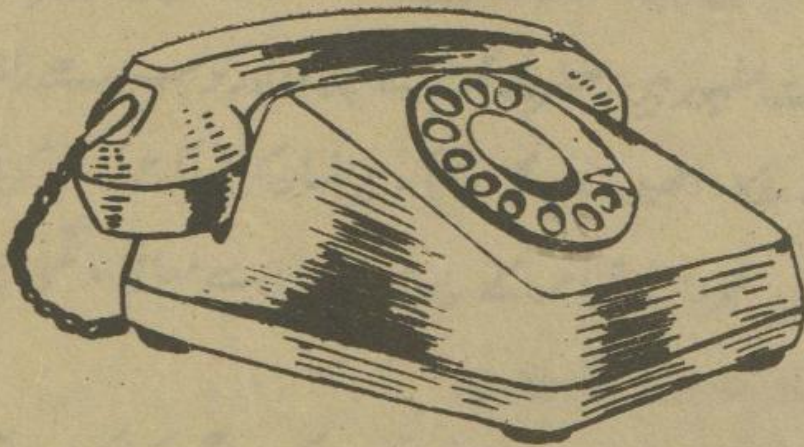
تار لگے ہوئے دیکھے۔ اُن کے قریب اُس نے تاروں کا کھمبا بھی دیکھا۔ اس نے اپنے والد صاحب سے پوچھا: ”ابّا جان! کیا یہ بھی کوئی تار گھر ہے؟“

والد صاحب: نہیں بیٹے! یہ تار گھر نہیں بلکہ ٹیلی فون کا دفتر ہے۔ آؤ، اندر چل کر دیکھیں۔ دیکھو، یہ ٹیلی فون ہے۔ اس کے دونوں طرف سوراخ ہیں۔ بات کرتے وقت اس کا یہ حصّہ کان پر رکھا جاتا ہے اور اس کا دُوسرا حصّہ منہ کے آگے رکھا جاتا ہے۔ ٹیلیفون کے ذریعے بہت دُور دُور تک بات کی جا سکتی ہے۔ ہمارے ضلعے کے ہر بڑے شہر میں ٹیلیفون کا انتظام ہے۔

نواں باب

ہمارے پیغمبر

حضرت آدم علیہ السّلام

اللہ تعالیٰ نے اِس دنیا میں سب سے پہلے جس انسان کو پیدا کیا وہ حضرت آدمؑ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے ساتھ بی بی حوّا کو بھی اس دنیا میں بھیجا۔ ان کے اولاد ہوئی اور اس اولاد کے بھی بیٹے اور بیٹیاں ہوئیں۔ اسی طرح حضرت آدمؑ کی اولاد بڑھتی رہی ۔ جیسے جیسے آبادی بڑھتی گئی۔ ویسے ویسے لوگ زمین پر دُور دُور آباد ہونے لگے۔ دُور رہنے کی وجہ سے ان کا رہن سہن بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوگیا۔ ان کی خوراک اور دوسرے رسم و رواج میں بھی فرق آتا گیا۔ رفتہ رفتہ ان کی زبانیں بھی الگ الگ ہوگئیں۔ آگے چل کر ان لوگوں نے اپنے لیے الگ الگ ملک بنا لیے۔ آج اس زمین پر کروڑوں انسان رہتے ہیں۔ یہ سب لوگ اصل میں حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں۔

حضرت آدمؑ اس دنیا میں پہلے انسان ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پہلے پیغمبر بھی تھے۔ ان کی اولاد میں ہابیل اور قابیل بہت مشہور ہیں۔ حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کو سیدھے راستے پر چلنے کا حکم دیا اور بُرے کاموں سے روکا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ہر انسان کو خدا کی عبادت کرنی چاہیے۔ اور اگر اس سے کوئی غلطی ہوجائے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان اور گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

حضرت آدمؑ کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہت سے پیغمبر بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو نیکی اور سچائی کا راستہ دکھائیں۔ سب سے آخری نبی ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام

حضرت ابراہیمؑ جس قوم میں پیدا ہوئے وہ بُتوں کو پُوجتی تھی۔ سُورج، چاند اور تاروں کو بھی اپنا خدا سمجھتی تھی۔ اور اُن کے بُت بنا کر اُن کی عبادت کرتی تھی۔ قوم کے لوگ اُن بُتوں کو سجدہ کرتے تھے۔ فائدہ ہو یا نقصان، بیماری ہو یا صحت ہر کام میں اُن سے مدد مانگتے تھے۔

حضرت ابراہیمؑ اللہ کے نبی تھے۔ وہ اپنی قوم کی بھلائی چاہتے تھے۔ اسی لیے انھوں نے لوگوں سے کہا کہ بُتوں کی پُوجا مت کرو، سُورج اور چاند کی بندگی نہ کرو، کیوں کہ یہ تمھارے خدا نہیں ہیں خدا تو وہ ہے جس نے ان سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ وہ جس کو بچانا چاہے اُسے کوئی نہیں مار سکتا۔ اس لیے کہ موت اور زندگی کا مالک خدا ہے۔

لوگوں کو یہ بات پسند نہ آئی۔ وہ حضرت ابراہیمؑ کے دشمن بن گئے اور انھوں نے اپنے بادشاہ نمرود سے فریاد کی کہ "ابراہیمؑ ہمارے خداؤں (بتوں) کو جھُوٹا کہتے ہیں اور لوگوں کو ان کی پُوجا سے روکتے ہیں" نمرود یہ سنتے ہی غصّے میں آگ بگولا ہوگیا۔ اُس نے حکم دیا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں جلا دیا جائے۔ بس حکم کی دیر تھی، ایک بڑا الاؤ روشن کیا گیا۔ حضرت ابراہیمؑ کو جلتا دیکھنے کے لیے بہت سے لوگ آکر جمع ہوگئے۔ نمرود کے آدمیوں نے حضرت ابراہیمؑ کو اٹھا کر آگ میں پھینک دیا۔ اور یہ سمجھے کہ ابراہیمؑ جل کر خاک ہوجائیں گے، لیکن خدا بڑی قدرت کا مالک ہے، اُس کی مہربانی سے آگ بُجھ گئی اور اتنی ٹھنڈی ہوئی کہ حضرت ابراہیمؑ سلامت رہے۔ حضرت ابراہیمؑ آگ میں جلنے کے لیے ہنسی خوشی اس لیے تیّار ہوگئے تھے کہ ان کو یقین تھا کہ خدا کے سوا نہ تو کوئی مجھ کو مار سکتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کا نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں یہ اُن کی پہلی قربانی تھی۔

حضرت ابراہیمؑ کے ایک بیٹے کا نام اسمٰعیلؑ تھا۔ آپ کو اس بیٹے سے بڑی محبت تھی۔ ایک رات حضرت ابراہیمؑ کو خواب میں بشارت ہوئی کہ "اپنے پیارے بیٹے اسمٰعیلؑ کو خدا کی راہ میں قربان کر دو۔"

باپ نے بیٹے کو خواب کی بات بتائی۔ فرماں بردار بیٹا اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہو گیا۔ جب حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کو اللہ کی راہ میں ذبح کرنے لگے تو خدا کا حکم آیا، "اے ابراہیمؑ! تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا تم بھی سچے ہو اور تمھارا بیٹا بھی سچوں میں سے ہے۔ اب اپنے ہاتھ روک لو، اپنے پیارے اور فرماں بردار بیٹے کے بدلے میں دُنبے کی قربانی دو۔"

ہم ہر سال خدا کی راہ میں کچھ حلال جانوروں کی قربانی دے کر حضرت ابراہیمؑ کی اس قربانی کی یاد مناتے ہیں۔ اس دن کو "قربانی کی عید" یا "عیدالاضحیٰ" کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کے ساتھ مل کر مکّے میں کعبۃ اللہ یعنی اللہ کا گھر بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ سب لوگ اس گھر کی طرف منہ کر کے عبادت کریں۔ یہ رحمت اور نجات کا گھر ہے۔" اسی وجہ سے تمام مسلمان کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ لاکھوں مسلمان ہر سال خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ اس عمل کو حج بیت اللہ کہتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر میں پیدا ہوئے۔ ان دنوں وہاں کا بادشاہ فرعون تھا۔ نجومیوں نے اسے بتایا تھا کہ "بنی اسرائیل، قوم میں ایک بچّہ پیدا ہوگا، جو تیری بادشاہت کو ختم کر دے گا۔" اسی ڈر سے بنی اسرائیل خاندان میں جو لڑکا بھی پیدا ہوتا وہ فرعون کے حکم سے مار دیا جاتا۔ جب حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے، تو ان کی ماں پریشان ہوئیں اور انھوں نے حضرت موسیٰؑ کو ایک صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں بہا دیا۔ خدا کی قدرت کہ وہ صندوق فرعون کی بیوی کے ہاتھ آیا۔ وہ حضرت موسیٰؑ کو اپنے محل میں لے گئیں، اور بڑے پیار سے ان کی

پرورش کی۔

حضرت موسیٰؑ بھی نبی تھے۔ ان کو فرعون کا ظلم اور اُس کی زیادتی بالکل پسند نہ آئی۔ جس کی وجہ سے فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو قتل کرانے کا ارادہ کیا۔ حضرت موسیٰؑ مصر سے نکل کر مدین جا پہنچے، کچھ عرصہ وہاں رہ کر دوبارہ مصر واپس آگئے۔

مصر میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو ہدایت کرتے ہوئے کہا "ایک رب کی عبادت کرو، اور اسی سے ڈرو، ظلم کا مقابلہ کرو، اور کِسی سے نہ ڈرو" فرعون اور اس کے وزیر ہامان کو یہ باتیں بالکل پسند نہ تھیں۔ اُنھوں نے حضرت موسیٰؑ کو دربار میں بُلایا جہاں حضرت مُوسیٰؑ نے اپنے "عصا" کا معجزہ دکھایا جو سانپ بن جاتا تھا اور چمکتے ہوئے ہاتھ کا معجزہ بھی دکھایا، لیکن ظالم فرعون اور ہامان نے اُنھیں نہیں مانا اور حضرت موسیٰؑ کی قوم پر پہلے سے بھی زیادہ ظلم ڈھانے شروع کیے۔

حضرت موسیٰؑ نے مجبور ہو کر اپنی قوم کو مصر چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ پوری قوم ان کے ساتھ دریائے نیل کو پار کرکے صحیح سلامت دوسرے کنارے پر پہنچ گئی۔ فرعون نے بھی اپنا زبردست لشکر لے کر ان کا پیچھا کیا۔ تاکہ انھیں ختم کردے لیکن وہ اپنے لشکر سمیت دریائے نیل میں غرق ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت مُوسیٰؑ نے کوہِ طور پر جاکر دُعا مانگی اور اپنی قوم کی نجات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

حضرت مُوسیٰؑ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اسے "توریت" کہتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے بنی اسرائیل قوم میں پیدا ہوئے حضرت عیسیٰؑ بھی اللہ تعالیٰ کے سچّے نبی تھے، ان کی قوم بہت زیادہ خرابیوں میں مبتلا تھی۔

وہ اپنی قوم کو بُرائیوں سے بچانے کے لیے کہتے تھے:" جو تم سے دشمنی کرے، تم اس سے نیکی کرو۔ جو تمھیں تکلیف پہنچائے تم اس کی بھلائی کے لیے دُعا مانگو"۔

حضرت عیسیٰؑ نے قوم کی اصلاح کا کام غریبوں سے شروع کیا۔ ایک بار وہ دھوبی گھاٹ گئے اور دھوبیوں سے کہا کہ "تم دوسروں کے کپڑوں کی گندگی اور مَیل کچیل تو ہر روز صاف کرتے ہو، لیکن کبھی اپنے دِل کے مَیل کچیل کو بھی صاف کیا ہے ؟" آپ کہتے تھے "خدا سے ڈرو، اُس پر ایمان لاؤ اور گناہ کے کاموں سے ہمیشہ بچو۔ اس عمل سے تمھارا دِل شیشے کی طرح صاف ہو جائے گا"۔

اسی طرح ایک دن آپ ایک تالاب پر گئے۔ جہاں مچھیرے مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ آپ نے ان کو بھی ہدایت کی کہ "یہ دنیا مچھلی کے جال کی طرح ہے، اپنے آپ کو اس میں پھنسنے سے بچاؤ، گناہوں سے دُوری اختیار کرو"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی شفا رکھی تھی۔ آپ کسی بیمار یا مرنے کے قریب شخص کو ہاتھ لگا دیتے تو وہ اچھا بھلا ہو جاتا تھا۔ اسی لیے آپ کو "مسیح" کہا جاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام لوگوں سے فرماتے تھے کہ "کوئی شخص اپنے بھائی کی چھوٹی چھوٹی بات پر ناراض نہ ہو۔ لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے محبّت کرنی چاہیے اور اپنے دشمنوں سے بھی اچھّا برتاؤ کرنا چاہیے"۔

حضرت عیسیٰؑ پر جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام "انجیل" ہے۔

حضرت محمّد مصطفٰے صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم

حضرت محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم مکّہ معظّمہ کے قریش قبیلے میں پیدا ہوئے۔ آپؐ کے والد کا نام عبداللّٰہ تھا۔ بچپن سے آپؐ نہایت نیک، سچّے اور ایماندار تھے۔ اس لیے مکّے کے لوگ آپؐ کو "صادق اور امین" کہا کرتے تھے۔ اس زمانے میں عرب بُتوں کی پُوجا کرتے تھے اور بہت سے گناہوں کے کام کیا کرتے تھے۔

آپؐ کی نیکی اور ایمانداری دیکھ کر مکّے کی ایک نیک اور مالدار خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا نے آپؐ سے شادی کی۔ اُس وقت آپؐ کی عُمر پچیس[۲۵] سال تھی۔

جب آپؐ چالیس[۴۰] سال کے ہوئے تو اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو نبوّت عطا کی گئی۔ اس طرح اللّٰہ تعالیٰ نے آپؐ کو آخری نبی بنایا۔

اس کے بعد آپؐ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی، جس پر مکّے کے کافر آپؐ سے ناراض ہوگئے اور آپؐ کو اور دوسرے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں دینی شروع کردیں۔ آخرکار نبوّت کے تیرھویں سال آپؐ مکّے سے ہجرت کرکے مدینہ منوّرہ چلے گئے۔ ہجری سال اسی وقت سے شروع ہُوا ہے۔ مدینہ منوّرہ پہنچنے کے بعد آپؐ کی کافروں سے کئی جنگیں ہوئیں اور آخرکار فتح اسلام کی ہوئی۔

آنحضرت محمد مصطفٰے صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ "ایک اللّٰہ کی عبادت کرو، ماں باپ کی عزّت کرو۔ اپنے بڑوں کا ادب کرو اور چھوٹوں سے شفقت سے پیش آؤ۔ محلّے والوں سے اچھّا سلوک کرو۔ جھُوٹ نہ بولو۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔"

ہمارے رسُول اکرم صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی۔ اس کا نام "قرآن مجید" ہے۔ یہ اللّٰہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔

دسواں باب

ضلع بدین کی تاریخ

ہمارا ضلع بدین یکم جنوری ۱۹۷۵ء کو بنایا گیا ہے۔ یہ علاقہ صدیوں سے آباد ہے موجودہ بدین شہر کے قریب ہی بدین کے پرانے شہر کی کھدائی کی گئی ہے۔ وہاں سے جو چیزیں ملی ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ شہر سکندر اعظم کے آنے سے پہلے بھی خوب آباد تھا۔ پرانے زمانے میں دریائے سندھ کی شاخیں اس علاقے میں بہتی تھیں جس کی وجہ سے یہ سارا علاقہ ہرا بھرا تھا۔ یہاں اچھے اچھے باغات تھے جن کے پھل دُور دُور کے ملکوں میں تحفے کے طور پر بھیجے جاتے تھے۔

اس ضلعے میں کئی بڑے اور شاندار شہر تھے جن میں رُوپا ماڑی، تھری، جون، آگھامانو، دیگھ کوٹ اور فتح باغ وغیرہ مشہور شہر تھے۔ مغل بادشاہ ہمایوں جب سندھ میں آیا تو وہ بھی کچھ دن اسی فتح باغ میں رہا تھا۔ سومرا خاندان کے زمانے میں شہر تھری اس کا پایہ تخت تھا۔ یہ سب شہر تجارتی مرکز تھے اور سمندری اور دریائی راستوں سے ان شہروں کی باہر کے ملکوں سے خوب تجارت ہوتی تھی۔

یہ ضلع بہادروں کی سرزمین ہے۔ سندھ کے مشہور بہادر دودو اور چنیسر کا تعلق بھی اسی ضلعے سے تھا۔ اس کے علاوہ یہ علاقہ بڑے بڑے سخی، عالم، شاعر اور درویشوں کا مرکز بھی رہا ہے۔ خواجہ محمد زمان لنواری والے، شاہ قادری، فقیر بھاگو بھان، سمن شاہ سرکار، شیخ قرھیو بھانڈری، ساجن سوائی، خلیفہ محمود نظامانی، پیر تاج الدین، میر غلام محمد خان تالپور اور مولوی احمد ملاح جیسے عظیم بزرگ اسی ضلعے سے تعلق رکھتے تھے۔

یہ علاقہ سیکڑوں سال تک علم و ہُنر کا مرکز بھی رہا ہے۔ لیکن دریائے سندھ کی شاخوں کا رُخ بدل جانے کی وجہ سے حالات بدل گئے اور یہ علاقہ ویران ہو گیا۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس ضلعے میں خاص خیلی کے مقام پر زمین سے تیل نکل آیا ہے۔ اس لیے امید ہے کہ یہ ضلع تیزی سے ترقی کرے گا۔ آمین

گیارہواں باب

ضِلع کی اہم شخصیت

میر غلام محمّد خان تالپور

میر غلام محمّد خان تالپور ٹنڈو باگو میں پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے ابتدائی تعلیم ٹنڈو باگو میں ہی حاصل کی۔ اُس وقت لوگوں میں تعلیم کا اتنا شوق نہیں تھا۔ یہ بات میر صاحب کے دل میں کھٹکتی تھی۔ اس لیے انھوں نے لوگوں میں تعلیم عام کرنے کا پختہ ارادہ کیا اور اپنے خرچ سے ٹنڈو باگو میں ایک انگریزی اسکول قائم کیا اور طالب علموں کے رہنے کے لیے ایک ہاسٹل بھی تعمیر کروایا۔ یہی نہیں بلکہ ہاسٹل میں رہنے والے طالب علموں کے کھانے، کپڑے اور کتابوں کا خرچ بھی میر صاحب خود برداشت کرتے تھے۔

میر صاحب کو انگریز حکومت کی طرف سے فرسٹ کلاس جج کے اختیارات ملے ہوئے تھے۔ میر صاحب کا انصاف بھی بہت مشہور تھا۔

اُس نیک انسان نے ۱۹۳۲؁ء میں وفات پائی۔ اُن کی یہ خدمات اور قوم سے محبّت ہمیشہ یاد رہیں گی۔

تیار کردہ۔ سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ حیدرآباد سندھ
منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت سندھ بطور سول ٹیکسٹ بک
برائے مدارس ضلع بدین۔
(قومی [illegible] نصاب کا تصحیح شدہ)

پاکستان کا قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد!
پاک سرزمین کا نظام قوّتِ اخوّتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت پایندہ، تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد
پرچمِ ستارہ و ہلال رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

کوڈ نمبر S.T.B 21
سیریل نمبر..........................

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	تعداد اشاعت	قیمت
فروری ۱۹۸۴ء	اول	۲۰۰۰	۳۰-۸۵